السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مزارات اولیائے عظام پر بامید صحت یابی یا دفع خبائث یا برائے کسی دوسرے مقصد دنیاوی کے چلہ کرنا کیسا ہے، اس مسئلہ کا جواب کتب معتبرہ سے زبان اُردو میں تحریر فرمادیں اور جو عبارت کتاب کی ہو، اس کا ترجمہ بھی نیچے کریں تاکہ عوام کو نفع ہو۔ ینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ اولیاء کے مزاد کے پاس جاکر دعائے حاجت یا چلہ کرنا کہ موثر الی الاجابۃ وحاجت روا ہو، غیر مشروع ہے کیونکہ شارع کی طرف سے امر واذن نہیں پایا گیا اور نہ صحابہ وتابعین وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہے، بلکہ ممنوع و محظور ہے شرعاً من[1] عمل عملا لیس علیه امرنا فهورد کما رواه البخاری وکره مالک ان یقول زرنا قبره صلی اللہ علیه وآله وسلم وعلله بان لفظ الزیارة صار مشترکا بین ما شرع ومالم یشرع فان منهم من قصد بزیارة قبور الانبیاء والصلحا ان یصلی عند قبورهم ویدعو عندها ویسالهم الحوائج وهذا لایجوز عند احد من العلماء المسلمین فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق اللہ وحده انتهی مافی مجمع البحار للشیخ العلامة المحدث ابن طاهر الفتنی ہر مسلم دیندار شریعت شعار پر فرض ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین پر متوجہ بدل رہے۔

وقال[2] اللہ تعالیٰ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان الایة وقال[3] اللہ تعالیٰ امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوئَ الایة ومن یرزقکم من السماء والارض ءاله مع اللہ قل ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین الایة ومن یرزقکم من السماء والارض وغیرہا من الایات الدالة علی ان لایدعو ولایسأل الحوائج من غیر اللہ تعالیٰ کما لایخفی علی من تأمل وتدبر القرآن المجید۔

آن نیاز مرہمی بود واست وورد

کان چنان طظی سخن آغاز کرد

ہر کجا دردے دوا آن جا بود

ہر کجا فقرے نوا آنجا بود

قال[4] اللہ تعالیٰ ولاتکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیهم الامد فقست قلوبهم وکثیر منهم فاسقون الایة۔

دلے کز نور رحمن نیست روشن

مخوانش دل کہ ان سنگ است وآہن

دلے کز گرد غفلت زنگ دارد

ازآن دل سنگ وآہن ننگ دارد

مجالس الابرار میں مذکور ہے۔ اما[5] الزیارة البدعیة فهی زیارة القبور لاجل الصلوٰة عندها والطواف لها وتقبیلها واستلامها وتعفیر الخدود علیها واخذ ترابها ودعاء اصحابهم والاستعانة وسوالهم النصر والرزق والعافیة والولد وتفریج الکربات واغاثة اللهفان وغیر ذلک من الحاجات التی کان عبادا الاصنام یتساءلون من اصنامهم فان اصل هذه الزیارة البدعیة ماخوذ منهم ولیس بشیٔ من ذلک مشروعا باتفاق علماء المسلمین اذلم یفعله رسول رب العلمین ولا احد من الصحابة والتابعین وسائر ائمة الدین انتهی مافی مجالس الابرار مختصراً۔

ومولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت آیت کریمہ فلا تجعلوا اللہ انداداً کے اپنی تفسیر میں افادہ کرتے ہیں کہ مشرکین میں سے چوتھا فرقہ پیر پرستوں کا ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جب آدمی کثرت ریاضت کی وجہ سے مقبول الشفاعت اور مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے توجب وہ اس جہان سے چلا جاتا ہے تو اس کی روح کو بہت زیادہ قوت نصیب ہوجاتی ہے پھر جو کوئی اس کا تصور کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ پر جاکر سجدہ کرے تو وہ اس سے مطلع ہوجاتے ہیں اور دنیا وآخرت میں اس کے حق میں شفاعت کریں گے۔

وقاضی شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج در عقیدہ اسلامیہ در بیان الفاظ کفر نوشتہ۔ شریعت کو ٹھٹھا کرنا، اس کی توہین کرنا اور مردوں سے حاجات طلب کرنا یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ تفسیر نیشاپوری اور معالم التنزیل میں ہے کہ استعانت عبادت کی ایک قسم ہے اور سلف صالحین میں سے کوئی بھی انبیاء اور غیر انبیاء کی قبروں پر دعا کرنے کے لیے نہیں جایا کرتا تھا بلکہ صحابہ تو آنحضرت ﷺ کی قبر پر بھی نہیں جایا کرتے تھے وہ

(صرف آنحضرت ﷺ اور تیخین پر درود اور سلام کہا کرتے تھے۔ (طلب حسنین سید محمد نذیر حسین

اس قول کو کہ ''ہم نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی'' مکروہ سمجھتے تھے، کیونکہ ''زیارت'' کا لفظ مشروع اور غیر مشروع طریقوں میں مشترک جو کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہ ہو، وہ کام مردود ہے۔ امام مالک [1] ہوگیا ہے۔ بعض لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں پر جاتے ہیں، وہاں قبر کے پاس جا کر نماز پڑھتے ہیں، دعائیں مانگتے ہیں اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور یہ کام کسی بھی مسلمان عالم کے نزدیک جائز نہیں ہے، کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور استمداد صرف اللہ کا حق ہے۔

جب تم سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ کہہ دیں، میں قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعاء کو فوراً قبول کرتا ہوں۔ [2]

بے قرار جب دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کو کون سنتا ہے او کون تکالیف کو دور کرتا ہے۔ الایۃ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی خدا ہے، آپ کہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پش [3] کرو۔ یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ اللہ کے سوا نہ کسی کو پکارا جائے، نہ سوال کیا جائے۔

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی، ان کو مہلت زیادہ ملی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ [4]

اگر کوئی آدمی کسی قبر کے پاس نماز پڑھے، طواف کرے، اس کو سلام کرے، بوسے دے، اپنے رخسارے اس پر ملے، اس کی مٹی برکت کے لیے لے لے اور قبر والے سے دعا کی درخواست کرے اس سے مدد مانگے، رزق، [5] عافیت، اولاد، تکلیفوں کے دور کرنے کی درخواست کرے تو یہ زیارت بدعیہ ہے۔ بت پرست لوگ اپنے بتوں پر جا کر یہی کچھ تو کیا کرتے تھے اور یہ بدعت زیارت انہی لوگوں سے حاصل کی گئی ہے اور باتفاق علمائے مسلمین یہ کام غیر مشروع ہیں، کیونکہ آنحضرت ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور دین کے ائمہ میں سے کسی نے بھی یہ کام نہیں کیئے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01